سوشل میڈیا کا مثبت استعمال اور ریاستی ذمہ داریاں (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں خصوصی مطالعہ)

Positive Use of Social Media and State Responsibilities Special Study in the Light of Sirat-Un-Nabi (ﷺ)

Dr Majid Nawaz Malik
Assistant Professor,
PMAS Arid Agriculture University, Rawalpindi
Dr Ghulam Hussain Babar
HOD, Department of Humanities,
PMAS Arid Agriculture University, Rawalpindi

Abstract

Social media is a platform that combines both good and bad. Its positive use is beneficial, while its negative use is harmful. Thanks to social media, it has become easy to connect with people in any corner of the world. Through social media, various applications, and software, information from around the globe is instantly and easily accessible. A vast treasure of knowledge is now within our reach. Instead of traveling to distant places or searching through countless books, one can now find the desired content in seconds. Qur'anic verses, Hadiths, poetry, religious rulings, dictionaries, and information are available in moments. It is easy to stay informed about national and international affairs, events, and politics. Through platforms like Google Meet, Zoom, and others, people can access online classes, educational videos, and webinars. A large part of society now earns from home through online businesses, marketing, and advertising services. Social media allows people to express opinions on social, political, and various other topics. It is also a means to raise awareness about issues like health, education, human rights, and their solutions. During natural disasters, illnesses, or accidents, social media acts as a rescue platform. It also provides citizens with direct communication access to state institutions. On the other hand, there are several disadvantages as well. Social media is contributing to increasing indecency and misguidance among the younger generation. It spreads fake news and rumors, which creates unrest, anxiety, and fear in society. Youth waste their time on games, posts, videos, and

meaningless comments. Through fake accounts, many people are deceived and scammed. Personal information and photos are misused for blackmail and hacking.

Keywords: Social media, positive use, state responsibilities

موضوع تحقیق کا تعارف اور ضرورت واہمیت

اکیسویں صدی ٹیکنالوجی کی صدی ہے۔اس میں ذرائع ابلاغ نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔تیز رفتار انٹرنیٹ کی بدولت الیکٹرانک میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا نے بھی بے پناہ ترقی کی ہے۔سوشل میڈیا میں فیس بک،ٹویٹر،واٹس ایپ،ٹیلی گرام،انسٹاگرام،یوٹیوب،اسکائپ اوراس طرح کے دیگر اپلی کیشنز شامل ہیں۔ سوشل میڈیا اچھائی اور برائی کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔اس کا مثبت استعمال مفید اور منفی استعمال نقصان دہ ہے ۔سوشل میڈیا کی بدولت دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود شخص سے بآسانی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔سوشل میڈیا، اپلی کیشنز اور سافٹ ویئرز کے ذریعے دنیا بھر کی معلومات بآسانی اور فوراحاصل کی جاسکتی ہیں۔معلومات کا خزانہ ہماری دسترس میں ہے۔ دوردراز کا سفر کرنے اور بے شمار کتابیں چھاننے کی بجائے ایک لمحہ میں اپنی مطلوبہ چیز حاصل کی جاسکتی ہے۔ قرآنی آیات،احادیث نبویہ،اشعار، فقہی مسائل، لغات اور معلومات کو لمحہ بھر میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔ قومی وبین الاقوامی حالات،واقعات اور سیاست سے باخبر رہنا بآسانی ممکن ہے۔ گوگل میٹ،زوم ایپ اور دیگر ذرائع سے آن لائن کلاسز، تعلیمی ویڈیوز،ویب نارز کی بدولت تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے۔معاشرہ کا ایک بہت بڑا طبقہ آن لائن کاروبار،مارکیٹنگ اور تشہیری خدمات کے ذریعے گھر بیٹھے کمائی کر رہا ہے۔سوشل میڈیا کی بدولت سماجی،سیاسی اور مختلف موضوعات پر اپنی رائے دی جاسکتی ہے۔سوشل میڈیا کی بدولت لوگوں کو مختلف امور پر مثلا صحت، تعلیم،انسانی حقوق،مسائل اور حل پر آگاہی فراہم کی جاسکتی ہے۔قدرتی آفات، بیماریوں اور حادثات میں سوشل میڈیا ریسکیو پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے۔سوشل میڈیا کی بدولت شہریوں کو ریاستی اداروں سے براہ راست رابطہ کی سہولت میسر ہے۔جب کہ دوسری طرف سوشل میڈیا کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔سوشل میڈیا سے نوجوان نسل میں بے راہ روی اور بے حیائی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔سوشل میڈیا کے ذریعے جعلی خبریں اورافواہیں پھیلتی ہیں جس سے معاشرے میں بے چینی، اضطراب اور خوف کی فضا پیدا ہوتی ہے۔نوجوان اپنا وقت مختلف کھیلوں(Games)، پوسٹوں(Posts)،ویڈیوز اور فضول تبصروں میں ضائع کر دیتے ہیں۔سوشل میڈیا پر جعلی اکاؤنٹس کے ذریعے بہت سارے لوگوں کے ساتھ دھوکہ اور فراڈ ہوتا ہے۔لوگوں کی ذاتی معلومات اور تصاویر کی بدولت بلیک میلنگ اور ہیکنگ کی جاتی ہے۔الغرض سوشل میڈیا دودھاری تلوار ہے۔جہاں اس کے

بے شمار فوائد ہیں، وہاں اس کے بہت سے نقصانات بھی ہیں۔ زیر نظر مقالہ "سوشل میڈیا کے مثبت استعمال اور ریاستی ذمہ داریاں" میں اسی موضوع پر بحث کی گئی ہے۔

سوشل میڈیا کا مفید اور مثبت استعمال

ذیل میں سوشل میڈیا کے مفید اور مثبت استعمال کی مختلف جہات کو بیان کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں ریاست کی ذمہ داریاں کو بیان کیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا کے چند مفید استعمال درج ذیل ہیں۔

ا۔ حق اور سچائی پر مبنی معلومات کی ترویج

اسلام دین برحق ہے اور صدق کا علم بردار ہے۔ صرف حقیقت اور سچائی پر مبنی معلومات پر یقین کرنا اور انہیں ہی آگے پھیلانا اسلامی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جھوٹ، کذب بیانی، افواہیں اور غلط معلومات معاشرے میں فساد اور گمراہی کا سبب ہیں۔ قرآن کریم نے بھی صدق اور سچائی کا ساتھ دینے اور جھوٹ سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ" (سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ) اور فرمایا: "وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ"[1] (اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو) رسول اکرم ﷺ نے سچ کو لازم پکڑنے اور جھوٹ سے دور رہنے کی نصیحت فرمائی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ؛ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ--- وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ ؛ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ" (تم صدق پر قائم رہو کیونکہ صدق نیکی کے راستے پر چلاتا ہے اور جھوٹ سے دور رہو کیونکہ جھوٹ کج روی کے راستے پر چلاتا ہے)۔[2] قرآن کریم نے سچ اور جھوٹ کو خلط ملط کرنے اور حق بات کو چھپانے سے منع فرمایا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: "وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" (اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ)۔[3] قرآن کریم نے کسی بھی بات کی تحقیق کے لیے بغیر اسے افشاء کرنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے: "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ"[4] (اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑے۔)

علامہ خازن نے اس آیت کا شانِ نزول یہ بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ کو بنی مُصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا، زمانۂ جاہلیت میں اِن کے اور اُن کے درمیان دشمنی تھی، جب حضرت ولید رضی اللہ عنہ اُن کے علاقے کے قریب پہنچے اور اُن لوگوں کو خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ

حضرت ولید رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے کے بھیجے ہوئے ہیں، بہت سے لوگ ان کی تعظیم کے لئے ان کا استقبال کرنے آئے، لیکن حضرت ولید رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ یہ پرانی دشمنی کی وجہ سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں، یہ خیال کرکے حضرت ولید رضی اللہ عنہ واپس ہوگئے اور رسول اکرم ﷺ سے (اپنے گمان کے مطابق) عرض کردیا کہ حضور! ان لوگوں نے صدقہ دینے سے منع کردیا اور مجھے قتل کرنے کے درپے ہوگئے ہیں ۔رسول اکرم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حالات کی تحقیق کے لئے بھیجا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کردیئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ یہ صدقات لے کر خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔[5]

اسلام نے بغیر تحقیق کسی بات کو آگے پھیلانے سے منع کیا ہے کیونکہ اگر یہ بات درست نہ ہوئی تو بعد میں ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا اور اگر اس سنی سنائی بات پر کوئی فیصلہ کیا گیا تو ممکن ہے کہ اس پر کسی بڑی آزمائش، ندامت اور مشقت کا سامنا کرنا پڑے۔ رسول اکرم ﷺ نے بھی اس امر کی طرف راہ نمائی فرمائی ہے ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: " كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ "(آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کردے۔)[6] عصر حاضر میں سوشل میڈیا، نیوز چینلز اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے غیر مستند اور غیر مصدقہ مواد نشر ہورہا ہے۔ سیرت النبی ﷺ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کسی بھی خبر کو بغیر تحقیق کے آگے نہیں پھیلانا چاہیے اور صرف مستند اور مصدقہ بات کو آگے پھیلانا چاہیے۔

ریاست کی ذمہ داری

ریاست پر لازم ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر جھوٹی خبروں ،فیک نیوز ،افواہوں اور گمراہ کن پروپیگنڈے کے خلاف مؤثر اقدامات کرے۔ مستند معلومات کے فروغ کے لیے حکومتی سطح پر مصدقہ پلیٹ فارمز اور آگاہی مہمات چلائی جائیں ۔ حکومت پاکستان نے جھوٹی خبروں اور غلط معلومات پھیلانے والوں کا احتساب کرنے کے لیے پیکا بل () منظور کیا ہے جو ایک احسن اقدام ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ اس بل میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کسی بے قصور شخص کو نقصان نہ پہنچے اوراسے ذاتی مفاد، دشمنی اور مخالفت کے لیے استعمال نہ کیا جاسکے نیز ریاست کو مستند ذرائع اور تحقیق پر مبنی مواد نشر کرنے والے افراد اور اداروں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۲۔اخلاقی اقدار اور مثبت تربیت کا فروغ

انسانی معاشرے کی بقاء اور ترقی کا انحصار اخلاقی اقدار پر ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد عمدہ اخلاق کی تکمیل تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:"إنَّما بُعِثتُ لأُتَمِّمَ مَكارِمَ الأخلاقِ"[7] (بے شک مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا:"خَيْرُ النَّاس مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ"[8] (لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔) آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اخلاقی اقدار کے فروغ کے لیے عمدہ مثال ہے۔ آپ ﷺ نے سچائی، دیانت داری، صبر و تحمل، عدل وانصاف، رحم دلی وہمدردی، رواداری اور عفوودرگزر کی عملی مثال قائم کی اور اس کی امت کو تعلیم دی ۔آپ ﷺ نے طائف میں پتھر مارنے والوں کو بددعا دینے کی بجائے ہدایت کی دعا کی۔ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر دشمنوں سے انتقام لینے کی بجائے عام معافی کا اعلان فرمایا۔ آپ ﷺ نے عدل وانصاف کا عملی مظاہرہ فرمایا۔ جب فاطمہ بنت اسود نے چوری کی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے اس کی سفارش کروائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پچھلی قومیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیا جاتا اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کی جاتی،

"وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا"

(اللہ کی قسم !اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔

نبی اکرم ﷺ نے بدزبانی، فحش گوئی، جھوٹ، چغلی خوری، غیبت، بدگمانی، حسد، کینہ اور بغض جیسی غیر اخلاقی اقدار سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ آپ ﷺ نے نرمی وبردباری، حق گوئی، اخوت، خیر خواہی، امانت داری ،صداقت اور شرافت جیسی اخلاقی اقدار اپنانے کی تلقین فرمائی۔

ریاستی ذمہ داریاں

سوشل میڈیا پر بدتمیزی، بے حیائی اور غیر اخلاقی رویے عام ہیں، جن کے سدباب کے لیے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات نہایت مفید اور مؤثر ہیں۔ سوشل میڈیا پر اخلاقی تربیت کو فروغ دینے کے لیے تعلیمی نصاب میں اسلامی اقدار اور اخلاقیات کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں، نوجوانوں اور طلبہ کے لیے خصوصی آگاہی پروگرام متعارف کرائے جائیں تاکہ وہ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کو سیکھ سکیں۔ ریاست کو چاہیے کہ سوشل میڈیا کمپنیوں کے ساتھ مل کر ایسا مواد پیش کیا جائے جو اسلامی ثقافت اور معاشرتی اقدار کے مطابق ہو۔ سوشل میڈیا پر بدتمیزی، فحاشی اور غیر اخلاقی رویے روکنے کے لیے مؤثر حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

۳۔ مفید اور علمی مواد کی ترویج

اسلام میں پہلی وحی کا آغاز "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ "[9] سے ہوا۔ گویا وحی الٰہی کا مقصد ہی انسان کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا اور تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ قرآن کریم نے علم کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے استفہامی انداز میں ارشاد فرمایا: "هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ"[10] (کیا علم والے اور جو علم نہیں رکھتے، برابر ہو سکتے ہیں؟) نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ علم حاصل کرنے اور اسے پھیلانے کی ترغیب دی۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"[11] (علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا"[12] (مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔) آپ ﷺ نے مسجد نبوی میں پہلی درس گاہ قائم کی اور اصحاب صفہ کو تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے نہ صرف خود علم کو تقسیم کیا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی علم پھیلانے کی ذمہ داری سونپی۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ"[13] (افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان خود علم سیکھے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔)

ریاست کی ذمہ داریاں

ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ سوشل میڈیا پر مفید اور علمی مواد کی ترویج یقینی بنائے۔ اسے دینی، سائنسی اور تعلیمی علوم کے فروغ کے لیے استعمال کرنے کی راہ ہموار کی جائے۔ سوشل میڈیا پر اسلامی، سائنسی اور عصری علوم کی اشاعت کے لیے ریاستی اقدامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ علمی ویڈیوز، مضامین اور تعلیمی کورسز کو حکومتی سرپرستی میں عام کیا جائے۔ اساتذہ اور علماء کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو سپورٹ کیا جائے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ علمی مواد مہیا کر سکیں۔ تعلیمی اداروں اور اساتذہ کے لیے ڈیجیٹل وسائل کی فراہمی کو آسان اور سہل بنایا جائے تاکہ مفید اور کارآمد مواد نسل نو تک پہنچایا جائے۔

۴۔ سائبر کرائم اور منفی رجحانات کے خلاف اقدامات

سائبر کرائم سے مراد کسی کے برقی آلہ سے مواد چوری کرنا، جعلی ویب سائٹس یا ای میلز کے ذریعے دوسروں کی ذاتی معلومات حاصل کرنا، آن لائن دھوکہ دہی، کسی کی تصاویر، ویڈیوز یا ذاتی معلومات کا غلط استعمال کر کے بلیک میل کرنا، انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا پر کسی کو بدنام کرنا، فحش مواد نشر کرنا، کسی اور شناخت ظاہر کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا اور انٹرنیٹ کے ذریعے ملک یا اداروں کے خلاف نفرت انگیزی پھیلانا وغیرہ امور شامل ہیں۔ نبی

اکرم ﷺ نے ہر قسم کی برائیوں اور منفی رجحانات کے خلاف اقدامات فرمائے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نفرت انگیزی، الزام تراشی، کردار کشی، بدگمانی، چغل خوری، غیبت، افتراق وانتشار، فتنہ وفساد، گالم گلوچ، دھوکہ دہی، فراڈ، بلا اجازت کسی کی چیز اُٹھانا، ہراساں کرنا، بلیک میل کرنا اور نفرت انگیز مواد پھیلانا قابل گرفت جرائم ہیں۔ اسلام ان امور کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا"[14] (آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو، لوگوں کو تسلی دے اور نفرت نہ دلاؤ۔) حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غلہ کے ڈھیر سے گزرے، تو آپ نے اس کے اندر اپنا ہاتھ داخل کر دیا، آپ ﷺ کی انگلیاں تر ہو گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "غلہ والے! یہ کیا معاملہ ہے؟" اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بارش سے بھیگ گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے اوپر کیوں نہیں کر دیا تاکہ لوگ دیکھ سکیں"، پھر آپ نے فرمایا: "مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا" (جو دھوکہ دے، ہم میں سے نہیں ہے۔)[15] حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" (مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔)[16] حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ , سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" (جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالی اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا۔)[17] حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو، کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔[18] آپ ﷺ نے فتنہ پروری، چغل خوری اور بدگمانی سے سختی سے منع فرمایا اور آپ ﷺ نے جھوٹے الزامات، غیبت اور کردار کشی کو سخت ناپسند فرمایا۔

ریاست کی ذمہ داریاں

سوشل میڈیا پر ہونے والے جرائم جیسے ڈیجیٹل ذرائع سے کسی کو دھمکانا (Cyberbullying)، بار بار پریشان کرنا (Harassment) اور کردار کشی (Character Assassination) کے خلاف سخت قوانین بنائے جائیں۔ خواتین اور بچوں کو محفوظ رکھنے کے لیے سائبر سیفٹی مہمات متعارف کرائی جائیں۔ آن لائن نفرت انگیزی، فرقہ واریت اور شدت پسندی کے خلاف ایک مربوط حکمت اپنائی جائے۔ ریاست کا فرض ہے کہ سائبر جرائم میں ملوث افراد کے خلاف برابری کے بنیاد پر قانون نافذ کرے اور طاقتور سے طاقتور کو بھی قانون کے

کٹہرے میں لائے۔ سائبر کرائمز کی نوعیت اور نقصانات سے تعلیمی اداروں، میڈیا، مساجد اور سوشل پلیٹ فارمز کے ذریعے عوام کو آگاہ کرے۔

۵۔ مثبت اور تعمیری مکالمے کا فروغ:

سوشل میڈیا کے مفید استعمال میں سے یہ بھی ہے کہ سوشل میڈیا پر مثبت اور تعمیری مکالمات کو فروغ دیا جائے۔ سیرت طیبہ کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ نرمی، بردباری اور دلیل کے ساتھ بات چیت کی تلقین فرمائی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے اپنے پیارے نبی اکرم ﷺ کو مثبت اور تعمیری مکالمہ کے حکم ان الفاظ میں ارشاد فرمایا:"

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ"[19]

ترجمہ: اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقہ سے بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

ایک بڑی تعداد حضور نبی اکرم ﷺ کے انداز تبلیغ اور اسلوب دعوت سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے باہمی احترام، رواداری اور مکالمہ کے کلچر کو فروغ دیا اور اختلافات و نفرت کی بجائے حکمت، صبر، حسن اخلاق اور احترام باہمی کا درس دیا۔

ریاستی ذمہ داریاں:

سوشل میڈیا پر مثبت مکالمے کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ معاشرتی اتحاد اور ہم آہنگی فروغ پائے۔ منفی اور متعصبانہ رویوں کی حوصلہ شکنی کے لیے قوانین بنائے جائیں۔ بین المذاہب اور بین المسالک مکالمے کے لیے سوشل میڈیا کو مثبت پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جائے۔

۶۔ کاروبار اور معاشی ترقی میں سوشل میڈیا کا کردار

سیرت النبی ﷺ میں تجارت اور حلال روزگار کی ترغیب دی گئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس زمانہ کے تمام دستیاب کاروباری ذرائع کو بروئے کار لایا اور تجارت کو فروغ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے بطور مضارب دوسروں کا مال لے کر تجارت کی۔ حضرت خدیجۃ الکبری کا مال لے کر آپ ﷺ نے ملک شام کا سفر کیا۔ جو آج کے دور میں پارٹنر شپ، فرنچائز اور کمیشن بیسڈ کاروبار کی ایک شکل ہو سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے بازاروں کے علاوہ اس وقت کے بڑے تجارتی مراکز میں جا کر تجارت کی۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا اور ای کامرس فارمز بین الاقوامی تجارتی مراکز میں شمار ہوتے ہیں۔

ریاستی ذمہ داریاں:

ریاست کو چاہیے کہ سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کو ای کامرس، فری لانسنگ اور ڈیجیٹل بزنس کے مواقع فراہم کرے۔ نوجوانوں کے لیے آن لائن کاروبار کے حوالے سے حکومتی پروگرام بڑی اہمیت کے حامل ہو سکتے ہیں۔ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ سوشل میڈیا پر کاروباری سرگرمیوں کو قانونی دائرے میں لائے۔ جعلی اکاؤنٹس اور فراڈ کی روک تھام کے لیے قوانین بنائے جائیں اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ نوجوان کو ان جدید ذرائع سے متعارف کروانے کے لیے مختلف فری پروگرام کروائے جائیں۔

۷۔ سوشل میڈیا پر وقت کے درست استعمال کی تربیت

وقت ایک قیمتی سرمایہ ہے جس کی قدر نہ کی جائے تو یہ سرمایہ ضائع ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے وقت کی قسم کھا کر اس کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَالْعَصْرِ، اِنَّ الْاِنسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ"[20] ترجمہ: زمانہ کی قسم، بے شک انسان نقصان میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ساری زندگی وقت کے مفید استعمال سے عبارت ہے۔ آپ ﷺ نے وقت کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت کو بیان فرمایا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ"[21] (دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے: صحت اور فراغت) حضرت ابو برزہ اسلمی روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کیا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اسے کہاں کھپایا۔[22] حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنے مرض سے پہلے، اپنے مال دار ہونے کو اپنی محتاجی سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔[23] حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم (روزانہ) دن میں روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا"[24] (ایسا نہ کرو، روزے بھی رکھو اور بغیر روزے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی، کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری

آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔) اس روایت میں نبی اکرم ﷺ نے وقت کی تقسیم سے متعلق ایک لائحہ عمل ارشاد فرمایا۔

ریاستی ذمہ داریاں

ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کو سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تربیت فراہم کرے اور ضرورت سے زائد استعمال کے نقصانات سے آگاہ کرے۔ سوشل میڈیا کے درست استعمال سے متعلق مضامین کو نصاب کا حصہ بنائے۔ وقت کے نظم وضبط کی اہمیت اور سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے متعلق آگاہی فراہم کرے۔ ریاست شہریوں کے لیے عوام آگاہی مہمات چلائے، جس میں ٹی وی اشتہارات، سوشل میڈیا پر شارٹ ویڈیوز، ورکشاپس اور سیمینارز شامل ہیں، جس میں شہریوں کو آگاہی فراہم کی جائے کہ سوشل میڈیا کو تعمیری مقاصد کے لیے کیسے استعمال کریں؟ اپنا وقت ضائع ہونے سے کیسے بچائیں؟ نفرت انگیز مواد سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ والدین اور اساتذہ کو بھی اس بات کی تربیت دے کہ وہ بچوں اور نوجوانوں کی سوشل میڈیا سرگرمیوں کی رہنمائی اور نگرانی کیسے کریں۔

۹۔ غلط معلومات اور پروپیگنڈے کے خلاف شعور بیدار کرنا

سوشل میڈیا کے مفید استعمال میں سے یہ بھی ہے کہ غلط معلومات اور پروپیگنڈے کو بے نقاب کیا جائے ۔رسول اکرم ﷺ نے سچ کو پھیلانے اور جھوٹ سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: " كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ "(آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے۔)[25] نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں اس کی نظائر موجود ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے بڑھ کر خوبصورت سب انسانوں سے بڑھ کر سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ (ایک آواز سن کر) خوف زدہ ہو گئے، صحابہ کرام اس آواز کی طرف گئے، تو رسول اللہ ﷺ انھیں اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے، آپ ﷺ سب سے پہلے آواز (کی جگہ) تک پہنچے، آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، آپ کی گردن مبارک میں تلوار لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے۔ "خوف میں مبتلا نہ ہو، خوف میں مبتلا نہ ہو"۔[26] غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر قافلہ مدینہ منورہ کے قریب ایک پڑاؤ پر ٹھہرا۔ حضرت عائشہ ضرورت کے لیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں تو وہاں آپ کا ہار ٹوٹ گیا اور قافلہ لاعلمی میں روانہ ہو گیا۔ آپ قافلہ کی جگہ پر بیٹھ گئیں حضرت صفوان قافلہ کے پیچھے گری ہوئی چیزوں کو اُٹھانے کے ذمہ داری پر مامور تھے۔ حضرت عائشہ ان کی اونٹنی

پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچ گئیں۔ منافقین نے اس موقع پر غلط بات پھیلائیں اور بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آگئے۔ اس موقع پر بہت سے صحابہ اور صحابیات نے آپ کی طہارت کی قسمیں کھائیں اور سورت النور کی آیات نازل ہوئیں۔[27] سیرت النبی کے ان واقعات میں غلط معلومات اور پروپیگنڈے کو بے نقاب کرنے کا درس موجود ہے۔

ریاستی ذمہ داریاں

عوامی شعور کی بیداری ریاست پر لازم ہے کہ وہ تعلیمی اداروں، میڈیا اور دیگر ذرائع سے عوام میں شعور پیدا کرے۔ سچ اور جھوٹ میں فرق سکھایا جائے۔ افواہوں کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔ جھوٹ، بہتان، اور افواہیں پھیلانے کے خلاف مؤثر قوانین بنائے۔ سوشل میڈیا پر جھوٹی خبریں پھیلانے والوں کے خلاف ایکشن لے "قذف" (تہمت) جیسی اسلامی سزاؤں کے اصولوں کو سامنے رکھے۔ الیکٹرانک و سوشل میڈیا پر جھوٹے اور سنسنی خیز مواد پر نظر رکھے ایسے پلیٹ فارمز کو بند یا جرمانہ کرے جو بغیر تحقیق خبریں پھیلاتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر حقائق کی تصدیق کے لیے تحقیقی اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ لوگوں تک درست معلومات ہی پہنچ سکیں۔

۱۰۔ اسلامی ثقافت اور دینی اقدار کے فروغ کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال

سوشل میڈیا کے مفید استعمال میں سے ایک اسلامی ثقافت اور دینی اقدار کا فروغ بھی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنے زمانہ کے تمام ذرائع اختیار فرما کر دین کی تبلیغ واشاعت فرمائی۔ آپ ﷺ نے ابتداء میں لوگوں کو انفرادی طور پر اسلام کی دعوت دی۔ مکہ مکرمہ میں تین سال تک خفیہ دعوت دیتے رہے۔ پھر اللہ تعالی کے حکم سے اعلانیہ دعوت کا فریضہ شروع کیا اور صفا کی پہاڑی پر قریش کو جمع کر کے پہلی اعلانیہ دعوت دی۔ آپ نے سرداران قریش، مختلف قبائل اور وفود کے سرداروں کو دعوت دی۔ حج کے اجتماع اور عکاظ کے میلے میں پہنچ کر لوگوں کو توحید کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں مثلاً قیصر روم، خسرو پرویز، نجاشی اور مقوقس کو خطوط لکھے۔ آپ نے جمعہ، عیدین، غزوات اور دیگر مواقع پر خطبات کے ذریعہ دعوت دی۔ آپ ﷺ نے مختلف علاقوں میں اپنے قاصد اور نمائندے بھیجے۔ حضرت مصعب بن عمیر کو مدینہ، حضرت معاذ بن جبل کو یمن اور حضرت دحیہ کلبی کو روم بھیجا۔ مسجد نبوی میں درس گاہ بنایا اور مبلغین کی ایک جماعت تیار فرمائی۔ گویا اس زمانہ کے تمام دستیاب ذرائع کو آپ ﷺ نے دعوت دین اور اسلامی اقدار وثقافت کے فروغ کے لیے استعمال فرمایا۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا دعوت اسلام اور اسلامی اقدار کے فروغ کے لیے ایک مفید اور مؤثر پلیٹ فارم ہے۔ جس کا درست اور مفید استعمال تبلیغ دین کے لیے ایک اہم ذریعہ ہے۔

ریاستی ذمہ داریاں

ریاست کے پالیسی ساز اداروں کو چاہیے کہ ایک واضح اسلامی میڈیا پالیسی بنائے جہاں دینی اقدار کے فروغ کو میڈیا پالیسی کا حصہ بنایا جائے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کی نگرانی کی جائے تاکہ فحاشی، لادینیت اور فتنہ انگیز مواد نہ پھیل سکے۔ اسلامی مواد کی سرپرستی علماء، دینی اسکالرز اور اداروں کی مدد سے معیاری اسلامی مواد تیار کرایا جائے۔ ایسے پلیٹ فارمز کو سپورٹ کیا جائے جو اسلامی ثقافت کو فروغ دیں۔ تعلیمی اداروں میں میڈیا لٹریسی اور اسلامی اقدار کی تربیت دی جائے۔ طلبہ کو سوشل میڈیا کا بااخلاق اور ذمہ دارانہ استعمال سکھایا جائے۔ ریاست جھوٹ، تہمت، گستاخی، بے حیائی اور نفرت پھیلانے والے مواد کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ سوشل میڈیا پر دینی شعائر کا مذاق اُڑانے والوں کے خلاف مؤثر چارہ جوئی کی جائے اور انہیں قانون کے کٹہرے میں لا کر نشان عبرت بنایا جائے۔ نوجوانوں کو اسلامی اقدار میں سوشل میڈیا کے کردار پر بریف کیا جائے اور انہیں اس عظیم فریضہ میں اپنے حصہ کا کردار ادا کرنے کی ترغیب دینے کے لیے ورکشاپس اور سیمینارز کا اہتمام کیا جائے۔ فحش، غیر اخلاقی اور بے ہودہ مواد کے سدباب کے لیے مؤثر قانون سازی کی جائے اور اس کے اطلاق اور نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔

۱۱۔ نوجوانوں کے لیے آن لائن مہارتوں کی تربیت

سیرت طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کی تمام میادین میں تربیت فرمائی۔ بدر کے قیدیوں میں جن کے پاس فدیہ نہ تھا انہیں اس شرط پر رہا کیا گیا کہ مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔[28] حضرت ابو بکر صدیق کپڑوں کا روبار کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق کے کھجوروں کے باغات تھے ۔ حضرت عثمان غنی تاجر تھے۔ حضرت علی المرتضی زراعت کرتے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص تیر ساز تھے ۔ حضرت سلمان فارسی کھجور کے پتوں سے دست کاری کرتے۔ الغرض اس زمانے میں کاروبار کی جو شکلیں موجود تھیں، انہیں صحابہ کرام نے اختیار کیا۔

حضرت زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہود کی کچھ تحریر سیکھ لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہود کی تحریر پر اعتماد و اطمینان نہیں کرتا۔ چنانچہ ابھی آدھا مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ میں نے آپ ﷺ کے لیے اسے سیکھ لیا۔[29]

سیرت طیبہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ حالات اور زمان کے مطابق مروجہ اسباب رزق اختیار کرنے چاہیں اور جدید مہارتیں اور سکلز سیکھنی چاہییں۔

ریاستی ذمہ داریاں

ریاست کی ذمہ داریوں میں سے ہے کہ نوجوانوں کی آن لائن سکلز، فری لانسنگ، ای-کامرس، آئی ٹی، گرافک ڈیزائن، ویڈیو ایڈیٹنگ، ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور سوشل میڈیا مینجمنٹ میں پیشہ ورانہ مہارت کے لیے مفت تعلیم اور کورسز کا اہتمام کرے۔ سرکاری سطح پر ڈیجیٹل لرننگ پورٹلز اور موبائل ایپلیکیشنز متعارف کرائے۔ ہر ضلع میں ڈیجیٹل سکلز سینٹر قائم کیے جائیں۔ ریاست نوجوانوں کو آن لائن مارکیٹ تک رسائی دلائے۔ سرکاری منصوبوں میں فری لانسرز کو شامل کرے۔ مقامی و بین الاقوامی پلیٹ فارمز پر پاکستانی نوجوانوں کی نمائندگی بڑھائے۔

۱۳۔ ریاستی سطح پر اسلامی اقدار پر مبنی ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا قیام

سوشل میڈیا کا درست اور مفید وقت کی اہم ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے معاشرے میں سوشل میڈیا کی بدولت فکری انتشار، الحاد، فحاشی اور جھوٹ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ نوجوان نسل غیر اسلامی، مغربی اور مادہ پرستانہ نظریات کی زد میں ہے۔ عوام کو مصنوعی اور جھوٹی خبروں، مذہبی اختلافات اور بے بنیاد نظریات سے بچانے کے لیے ایک مستند، ریاستی سرپرستی والا اسلامی پلیٹ فارم از حد ضروری ہے۔ جس میں تمام مسالک کی نمائندہ موجود ہیں اور تمام مسالک کے درمیان متفقہ اور مسلمہ امور اور نظریات کو ریاستی سرپرستی شیئر کیا جائے۔ اس پلیٹ فارم کا مقصد اسلام اور عالم اسلام کو درپیش چیلنجز کا فکری حل، مقاصد دین اسلام کی درست تعلیمات کو عام فہم انداز میں پیش کرنا، سیرت النبی، اسلامی ثقافت، ادب، تاریخ، اور اخلاقیات کی ترویج، جدید مسائل پر اسلامی نقطہ نظر کو واضح کرنا، آن لائن تربیت، سوال و جواب، فتوے، اور رہنمائی کے مستند ذرائع فراہم کرنا ہے۔ مستند اسلامی اداروں کے باہمی اشتراک سے قرآن، حدیث، سیرت، فقہ اور اخلاقیات پر کورسز کروائے جائیں۔

۱۴۔ جدید ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کا مثبت استعمال

انسان روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ انسان کے مزاج میں ارتقاء میں ہے۔ انسان اپنے ماحول اور حالات و زمان کے مطابق تبدیلی چاہتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ضرورتیں، حالات، تہذیبیں، اسباب، وسائل اور چیلنجز بدلتے رہتے ہیں۔ اسلام تبدیلی اور ارتقاء کا مخالف نہیں ہے بلکہ اسلام حالات و اسباب کے مطابق ڈھلنے کی اجازت دیتا ہے۔ مثلاً کاغذ کی عدم دستیابی میں قرآن کریم جانوروں کی ہڈیوں اور درختوں کے پتوں پر لکھا گیا، پھر جب کتابی شکل میں جمع کیا گیا تو اسے اوراق پر منتقل کر دیا گیا۔ معاہدہ حدیبیہ بظاہرہ مسلمانوں کے خلاف تھا مگر حالات کے مطابق یہ ایک بہترین حکمت عملی تھی جس کے بعد میں اسلام کو فائدہ پہنچا۔ ابتداء میں نماز بیت المقدس کی طرف منہ

کرکے ادا کی جاتی تھی مگر یہود کے اعتراض پر تحویل قبلہ کی اجازت ملی اور خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا گیا ۔ابتدائے اسلام میں نماز کی طرف بلانے کا کوئی اجتماعی طریقہ نہ تھا بلکہ صحابہ کرام انتظار کرکے جماعت میں شریک ہوتے یا ایک دوسرے کو اطلاع دی جاتی، پھر خواب میں اذان کا طریقہ سکھایا گیا اور وحی سے اس کی تائید ہوئی۔الغرض اسلام حالات اور ضرورت کے مطابق تبدیلی کی اجازت دیتا ہے جس کی چند عملی نظائر موجود ہیں۔

بلاشبہ جدید ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence-AI) عصر حاضر کی ایجادات میں سے اہم ترین ایجاد ہے۔اس کا استعمال مثبت بھی ہو سکتا ہے اور منفی بھی۔بہر حال اے آئی نے مختلف شعبہ جات میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا ہے۔مثلاً تعلیم، صحت وطب، زراعت، صنعت وکاروبار اور آئی ٹی کے شعبہ میں قابل قدر اضافہ کیا ہے۔سوشل میڈیا کے مثبت استعمال میں سے ایک جدید ٹیکنالوجی اور مصنوعی بھی ہے۔ریاست کی ذمہ داری ہے کہ اے آئی کے مفید اور مثبت استعمال کو یقینی بنائے۔اے آئی کے مثبت استعمال میں ایک تعلیم کا فروغ ہے۔ریاست کو چاہیے کہ تعلیم کو عام کرنے کے لیے اے آئی کے استعمال سے متعلق اساتذہ کرام اور طلبہ کے لیے ورکشاپس کا انعقاد کرے۔صحت کے شعبہ میں امراض کی جلد تشخیص کے لیے اے آئی بہت مفید ہو سکتی ہے۔ریاست کو چاہیے کہ اطباء اور میڈیکل اسٹاف کے لیے ورکشاپس کا نعقاد کرے تاکہ صحت کے شعبہ میں اس جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کیا جاسکے۔اسی طرح معاشی ترقی میں اے آئی بہت مفید ہے جیسے ڈیجیٹل بینکنگ، ای کامرس اور مارکیٹنگ میں اے آئی سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح سیکیورٹی اداروں کی معاونت میں اے آئی اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ریاست کو چاہیے کہ وہ شہریوں کو مصنوعی ذہانت کے مفید اور مثبت استعمال کے حوالے سے آگاہی مہمات چلائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سہولت سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ریاست اے آئی کے مفید اور مؤثر استعمال کے لیے پالیسیاں ترتیب دے تاکہ اس کا منفی استعمال نہ ہو سکے۔ریاست اس بات کو یقینی بنائے کہ اے آئی کی بدولت کسی شہری کی ذاتی زندگی ،انسانی حقوق اور خود مختاری متاثر نہ ہو۔

خلاصہ بحث

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ریاست کو چاہیے کہ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے فوائد اور منفی استعمال کے نقصانات سے شہریوں کو آگاہ کرے۔ریاست کو چاہیے کہ سوشل میڈیا پر جھوٹی خبروں کے خلاف مؤثر اقدامات کرے اور مستند معلومات کے فروغ کے لیے حکومتی سطح پر مصدقہ پلیٹ فارم قائم کرے۔بچوں، نوجوانوں اور طلبہ کے لیے خصوصی آگاہی پروگرام متعارف کروائے تاکہ وہ سوشل میڈیا کے مثبت اور مفید استعمال سے آگاہ ہو

سکیں۔ تعلیمی اداروں اور اساتذہ کرام کے لیے ڈیجیٹل وسائل کی فراہمی کو آسان اور سہل بنایا جائے تاکہ مفید اور کارآمد مواد نسل تک تک پہنچ سکے۔ سوشل میڈیا پر لوگوں کی کردار کشی کرنا، خوف پھیلانا، دھوکہ اور فراڈ میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کاروائی جائے۔ سائبر کرائمز کی نوعیت اور نقصانات سے تعلیمی اداروں، مساجد اور سوشل پلیٹ فارم کے ذریعے عوام کو آگاہ کیا جائے۔ ریاست کو چاہیے کہ سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کو ای کامرس، فری لانسنگ اور ڈیجیٹل برنس کی طرف راغب کرے تاکہ وہ معاشرے کے مفید فرد بن کر ملک کی خدمت کر سکیں۔ ریاست کو چاہیے کہ وقت کے نظم وضبط کی اہمیت اور سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال کے نقصانات اور اثرات سے لوگوں کو آگاہ کرے اور اس سلسلے میں عوام آگاہی مہمات چلائے۔ ریاست کو چاہیے کہ الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر جھوٹے اور سنسنی خیز مواد پر نظر رکھے اور بغیر تحقیق خبریں پھیلانے والے عناصر کی نشاندہی کے لیے عوامی شعود بیدار کرے تاکہ ان کے خلاف مؤثر کاروائی کی جاسکے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم کی کڑی نگرانی کی جائے تاکہ فحاشی، بے حیائی، الحادی اور فتنہ انگیز مواد کے پھیلاؤ کو روکا جائے اور معیاری اسلامی مواد، اسلامی اقدار و ثقافت پر مبنی مواد کی سرپرستی کی جائے۔ اے آئی کے مثبت استعمال کے فوائد اور منفی استعمال کے نقصانات سے شہریوں کو آگاہ کرے۔

حواشی

1 سورۃ الحج:۳۰

2 مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ، باب قبح الکذب۔۔۔الخ، (دار الطباعۃ العامرۃ، ترکی، ۱۳۳۴ھ) ج:۸، ص:۲۹، حدیث نمبر:۲۶۰۷

3 البقرہ:۴۲

4 سورۃ الحجرات:۰۶

5 خازن، علی بن محمد، لباب التاویل فی معانی التنزیل، تحت الآیۃ: ج:۴، ص:۱۷۸

6 مسلم، الجامع الصحیح، باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع، ج:۱، ص:۸، حدیث نمبر:۵

7 بیہقی، احمد بن حسین، السنن الکبیر، مرکز ہجر، قاہرہ، ج۲۱، ص۲۸، حدیث نمبر:۲۰۸۰۹

8 سیوطی، جلال الدین، الجامع الکبیر، مسند خالد بن ولید (ناشر: الأزہر الشریف، قاہرہ، ط: دوم ۱۴۲۶ھ)، ج۲۰، ص ۱۹۳، حدیث نمبر:۱۸

9 العلق:۰۱

10 الزمر:۰۹

11 ابن ماجہ، السنن، أبواب کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، حدیث:۲۲۴

12 ایضا، حدیث:۲۲۹

13 ایضا، أبواب کتاب السنۃ، باب ثواب معلم الناس الخیر، حدیث:۲۴۳

14 بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الآداب، باب قول النبی ﷺ یسروولا تعسروا، حدیث:۶۱۲۵

15 ترمذی، السنن، کتاب البیوع عن رسول اللہ، باب ماجاء فی کراھیۃ الغش فی البیوع، حدیث نمبر:۱۳۱۵

16 بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، حدیث نمبر:۱۰

17 ترمذی، السنن، کتاب الحدود عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الستر علی المسلم، حدیث نمبر:۱۴۲۵

18 بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الآداب، باب یایھا الذین امنوا اجتنبوا۔۔۔الخ، حدیث نمبر:۶۰۶۶

19 النحل:۱۲۵

20 العصر:۱۔۲

21 بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الرقاق۔۔۔الخ، حدیث نمبر:۶۴۱۲

22 ترمذی، السنن، کتاب صفۃ القیامۃ، باب فی القیامۃ، حدیث نمبر:۲۴۱۷

23 مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، حدیث نمبر:۵۱۷۴

24 بخاری، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، باب لزوجک علیک حق، حدیث نمبر:۵۱۹۹

25 مسلم، الجامع الصحیح، باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع، ج:۱، ص:۸، حدیث نمبر:۵

26 مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الفضائل، باب شجاعتہ ﷺ، حدیث نمبر:۶۰۰۶

27 بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، حدیث نمبر:۴۱۴۱

28 احمد، المسند، حدیث نمبر:۲۲۱۶

29 ترمذی، السنن، کتاب الاستئذان والآداب عن رسول اللہ، باب ماجاء فی تعلیم السریانیۃ، حدیث نمبر:۲۷۱۵